دل کی بات

امریکہ طالبان ہی سے خائف کیوں؟

عالمی دہشت گرد اور انسانیت کا قاتل امریکہ پوری دنیا میں مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ اس پر مستزاد اس کے پالتو نام نہاد دانشور، کرپٹ سیاست دان، بے ضمیر صحافی، روسیاہ روشن خیال، لبرل ازم کے جانبدار مریض اور پرچارک، جمہوری جانور، تہذیبی میراثی اور ثقافتی بھانڈ یہود و نصاریٰ کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اُن کی گز بھر لمبی زبانیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل ہذیان بک رہی ہیں اور قلم صفحۂ قرطاس پر غلاظت انڈیل رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے تنخواہ دار نوکروں کا سب سے بڑا ہدف بے چارے طالبان ہیں، اسامہ بن لادن ہے اور افغانستان کے غریب و مفلس مسلمان عوام ہیں۔ ایک طرف امریکہ دنیا میں انسانی حقوق کے تحفظ کا سب سے بڑا علم بردار بنتا ہے جبکہ مسلمانوں کے بارے میں ہر جگہ دوہرے کردار کا مظاہرہ کر کے ان کے بنیادی انسانی حقوق کو پامال کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل، آئی ایم ایف، ورلڈ بینک سب امریکہ کے نوکر چاکر ہیں اور اسی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

عراقی مسلمانوں پر مسلسل وحشیانہ بمباری اور ان کا بے گناہ قتل، بوسنیا کے مسلمانوں کے قاتل سرب عیسائیوں کی پشت پناہی، یوگوسلاویہ اور سرب عیسائیوں سے اقتصادی پابندیاں ختم کر کے افغانستان کے غریب مسلمانوں کو پابندیوں کی چکی میں پیسنا، اسامہ بن لادن پر امریکی تحقیق کے مطابق جرم ثابت نہ ہونے کے باوجود اس کی گرفتاری کا بہانہ بنا کر طالبان کو دہشت گرد اور مذہبی جنونی قرار دینا، الجزائر، مشرقی تی مور، بنگلہ دیش، وسط ایشیائی ریاستوں، بھارت، پاکستان اور افغانستان میں عیسائی مشنریوں کو متحرک کرنا، مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھا کر انہیں عیسائی بنانا، این جی اوز کے ذریعے ان ممالک میں اعتقادی گمراہی، فکری آوارگی اور عملی تصادم کی فضا قائم کرنا، ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے مسلمانوں کا اقتصادی و معاشی استحصال، تہذیب و ثقافت اور سماجی خدمت کی آڑ میں ایک بے حیاء، اخلاق باختہ، عریاں اور فحش معاشرہ کی تشکیل، آزادیٔ نسواں کے نام پر بے غیرتی اور دیوثی کا فروغ، آزادیٔ اظہار کے نام پر اسلام کے عطا کردہ عقائد و اعمال کی توہین و تضحیک اور استہزاء اور مسلمانوں کو اس توہین پر برداشت، تحمل اور رواداری کی تلقین کرنا...... یہ تمام حقائق اور شواہد امریکہ کی غیر جانبداری اور انسانی حقوق کے تحفظ کے دعووں کی نفی کر رہے ہیں۔

طالبان کا قصور صرف اور صرف یہ ہے کہ انہوں نے افغان عوام کو لادینوں کے اقتدار سے نجات دلا کر حکومت الٰہیہ قائم کی۔ حدوداللہ کا نفاذ کر کے عوام کو امن و سکون اور سلامتی و تحفظ کا تحفہ دیا۔ یہود و نصاریٰ کی این جی اوز اور اقوام متحدہ کے ہرکاروں کو نہ صرف عیسائیت کی تبلیغ سے منع کیا بلکہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے کفر و شرک کی اشاعت و تبلیغ کے تمام راستے بند کر دیئے۔ طالبان کو جانبدار، دہشت گرد اور رجعت پسند قرار دینے والے ترقی پسندوں اور روشن خیالوں کے بیانات اور اقدامات ذرا ملاحظہ فرمائیں:

"طالبان نے مذہب کے سیاسی استعمال سے پورا معاشرہ یرغمال بنا رکھا ہے۔ وہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے احترام میں دیر کر رہے ہیں، ان کا راج ظالمانہ ہے، تبدیلیٔ مذہب کی آزادی، طالبان کی طرف سے فتویٰ اور سزا کے نفاذ سے زیادہ معنی رکھتی ہے"
(نمائندہ خصوصی: انسانی حقوق کمیشن، اقوام متحدہ "جنگ لاہور" ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۱ء)
"طالبان دہشت گردوں کے حمایتی ہیں، انہیں سبق سکھائیں گے" (امریکہ، "اوصاف" اسلام آباد ۱۶۔ دسمبر ۲۰۰۰ء)
"افغانستان اور پاکستان مذہب کے نام پر عالمی دہشت گردی کا گڑھ ہے" (بھارتی وزیر دفاع فرنینڈس ... "اوصاف"، ۲۸۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

ایک نظر پاکستان کے متعلق امریکی حکام کی خواہشات، اُمیدیں مطالبے اور فیصلے بھی دیکھئیے۔

"امریکہ، پاکستان کو قائداعظم کے نظریات کے مطابق جدید ریاست دیکھنا چاہتا ہے۔ این جی اوز کے ذریعے پاکستان کو امداد فراہم کرتے رہیں گے۔ کلنٹن نے جنرل مشرف کی اقتصادی اصلاحات کو سراہا ہے۔ انتہاپسندی کے لئے بہترین تریاق اقتصادی اصلاحات ہیں۔" (کارل انڈر فرتھ، سابق امریکی نائب وزیر خارجہ .... "خبریں" لاہور ۱۲۔ جنوری ۲۰۰۱ء)
"جنرل مشرف امریکہ کی آخری امید ہیں، وہ ناکام ہوئے تو اسلامی بم بنیاد پرستوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ بنیاد پرست قوتیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں"۔ (سابق امریکی جنرل زینی... "خبریں" ملتان ۱۷۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

امریکہ، برطانیہ اور بھارت کی ترجمانی کرنے والے پاکستانی حاشیہ برداروں اور نوکروں کی بولی ٹھولی اور فکری ہم آہنگی دیکھئیے کہ کس طرح یہ دیسی جدیدئیے اور ثقافتئیے یہود و نصاریٰ کی تلوے چاٹ کر ولایتی چیخیں مار رہے ہیں:

"ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مولوی مساجد اور فوج بیرکوں میں واپس چلی جائے" (عاصمہ جہانگیر:... "جنگ" لاہور ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۱ء)
"طالبان، افغانستان کے لئے بڑی زبردست تباہی لائے ہیں۔ اسلام کے اندر کسی بھی قسم کا سیاسی و معاشی نظام نہیں ہے۔ یہ حالات کے تحت ہے۔ آپ کو اپنے مذہب کو ایڈجسٹ کرتے رہنا چاہئیے۔ (ڈاکٹر مبارک علی: "جنگ" لاہور، سنڈے میگزین ۲۸۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

ہو بہو یہی خیالات پاکستان کے تمام لادین سیاست دانوں کے ہیں، پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ، اے این پی ہو یا تحریک استقلال، ترقی پسندی اور روشن خیالی کے فروغ کے لئے قائم ادبی انجمنیں ہوں یا اُن کے رسائل و جرائد، میٹرک کے نصاب سے ترجمۂ قرآن مجید کو خارج کرنے والے، قانونِ توہین رسالت کو منسوخ کرانے کے لئے قادیانیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے والے نام نہاد اور لبرل مسلمان، "فرنٹیئر پوسٹ" میں توہین رسالت پر مبنی ایک یہودی کا مراسلہ شائع کرنے والے روشن خیال صحافی، سب امریکی و برطانوی تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں۔ امریکہ اور دنیا بھر میں موجود اس کے فکری گماشتے گوشِ ہوش وا کریں اور سنیں کہ....

مولوی، اللہ کے دین کا بے لوث سپاہی اور مجاہد ہے۔ اس کی زندگی اور موت دونوں اللہ کے لئے ہیں، اس کی جدوجہد صرف اسلام کے لئے ہے۔ مسجد مولوی کا مرکز وحدت، تربیت گاہ اور معاشرہ اس کی سعی و عمل کی جولاں گاہ ہے۔ اسے مسجدوں میں واپس بھیجنے والے معاشرے میں بدمعاشی، عریانی، فحاشی، بے حیائی، بے پردگی اور بے

دینی کو پھیلانا بند کریں، اپنی اوقات پہچانیں، اپنی شناخت بدلیں اور جن کے نمائندے ہیں انہی کے آشرم میں چلے جائیں۔ مولوی کا راستہ کوئی نہیں روک سکتا۔ مولوی اپنے تمام دشمنوں کو خوب جانتا اور پہچانتا ہے۔ مولوی مشنری مین ہے۔ مولوی نے عزیمت و استقامت کا راستہ اختیار کیا ہے۔ طالبان نے اپنی لاشوں کا فرش بچھا کر نفاذ اسلام کا سورج طلوع کیا اور اکیسویں صدی کے تمام جدید چیلنجز کو قبول کیا ہے۔ مولویوں کے دل انہی کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ موجودہ عسکری حکومت عوام کے تیور دیکھے، حالات کا جائزہ لے، حقائق کا مشاہدہ کرے اور مستقبل کا نوشتۂ دیوار پڑھنے کی کوشش کرے۔ افغانی مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ امریکی یہودی و عیسائی اللہ کے فیصلے کے مطابق ہمارے دشمن ہیں۔ حکومت نے افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کے امریکی فیصلے کو قبول کرتے ہوئے پاکستان میں طالبان کے تمام فنڈز اور اکاؤنٹس منجمد کر دئیے ہیں۔

امریکی پابندیوں کے رد عمل میں پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے عوام نے اپنے افغانی مسلمان بھائیوں کی مدد کا فیصلہ کیا اور ان کا دکھ بانٹا۔ امریکہ کو یہاں بھی ناکامی ہوئی تو اس نے مسلم حکمرانوں پر دباؤ بڑھا کر طالبان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ حکمران اس ظلم میں شریک نہ ہوں اور امریکی پابندیوں کو مسترد کرتے ہوئے طالبان کے فنڈز اور اکاؤنٹس بحال کریں۔

کراچی میں دہشت گردی....جامعہ فاروقیہ کے اساتذہ کی مظلومانہ شہادت

۲۸-جنوری ۲۰۰۱ء کو کراچی میں دہشت گردوں نے دن دہاڑے فائرنگ کر کے ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ فاروقیہ کے تین اساتذہ مولانا عنایت اللہ، مولانا حمید الرحمن، مفتی محمد اقبال، اُن کے بیٹے طلحہ اقبال اور ڈرائیور عبدالحمید کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ تمام شہداء جامعہ کی وین میں سوار ہو کر جامعہ آرہے تھے۔ پاکستان میں ایک تسلسل کے ساتھ علماء کو پے در پے قتل کیا جارہا ہے۔ ابھی تو مولانا حبیب اللہ مختار اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے کہ ان تازہ زخموں نے اہل دین کے دلوں کو مزید چھلنی کر دیا ہے۔ ہماری آنکھیں پُر نم اور دل غم زدہ ہیں۔ حکمران تماش بین ہیں اور دینی مدارس کے خلاف بیان بازی کر کے سفاک اور دین دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ خاص طور پر وزیر داخلہ معین الدین حیدر کی مسلسل زبان درازی نہایت شرم ناک ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت حسب سابق اس واردات کے مرتکب قاتلوں کو بھی گرفتار کر سکے گی نہ سزا دے گی کہ یہی اس کی پالیسی ہے۔ ہم اس حادثے پر حکومتی اہل کاروں کی مجرمانہ غفلت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

ہم پورے صبر و استقامت کے ساتھ اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ صیہونی اور صلیبی قوتیں ایسے اوچھے اور بزدلانہ ہتھکنڈوں سے ہمیں جادۂ حق سے نہیں ہٹا سکتیں۔ دینی مدارس کے علماء و مشائخ، مجاہدین اور کارکن پوری جرأت اور ہمت کے ساتھ پاکستان میں احیاء اسلام اور نفاذ شریعت کا مقدس سفر جاری رکھیں گے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اور مجلس کے تمام رفقاء نے جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا سلیم اللہ خان، تمام اساتذہ اور طلباء کرام سے اس سانحہ عظیم پر اظہار تعزیت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی قربانی رنگ لائے۔ اور ہم سب کو صبر عطاء فرمائے (آمین)